عید کی رات ابتداء کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (شرح مہذب ص۴۱۳ جلد ۵)

سنن بیہقی میں دو مرفوع حدیثیں بھی اس سلسلہ میں ذکر فرمائی ہیں۔ لیکن ان کو ضعیف کہہ دیا ہے (ص۲۷۹ ج۳) سبل السلام میں امام حاکم سے نقل کیا ہے کہ:۔

هذه سنة تداولها ائمة الحديث

یہ سنت ائمہ حدیث سے متداول رہی ہے۔

تکبیریں جہری کہیے | یہاں عبداللہ بن عمر کا فعل بھی سن لیجئے کیونکہ یہ سنت متروک ہے اسے رواج دینے کی ضرورت ہے۔

كان يغدوا الى العيد من المسجد وكان يرفع صوته بالتكبير (بیہقی وغیرہ)

عبداللہ بن عمرؓ بلند آواز سے تکبیریں کہتے ہوئے عیدگاہ کو جاتے تھے۔

بلکہ ایک مرفوع روایت بھی اس بارے میں موجود ہے گو اس کی سند ضعیف ہے لیکن دوسرے قرائن سے مؤید ہونے کے باعث قابلِ عمل ہے۔

عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج في العيدين مع الفضل بن عباس وعبد الله والعباس وعلى وجعفر والحسن والحسين واسامة بن زيد وزيد بن حارثة وايمن بن ام ايمن رضى الله عنهم رافعاً صوته بالتهليل والتكبير (سنن بیہقی ص۲۷۹ ج۳ وضعفہ)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کے آدمیوں کی معیت میں عید کے لئے بلند آواز سے تکبیر و تہلیل کہتے ہوئے جا رہے تھے۔ آپ کے ساتھ جانے والے لوگ یہ ہوتے تھے۔ حضرت عباسؓ۔ عبداللہ بن عباسؓ۔ فضل بن عباسؓ حضرت علیؓ۔ حضرت جعفرؓ و حضرات حسنینؓ۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ و ایمنؓ۔

الفاظ تکبیرات | عبداللہ بن مسعودؓ سے بسند جید، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بسند ضعیف وہی الفاظ مروی ہیں جو مقالے کا سرعنوان ہے۔ (تخریج زیلعی، سبل السلام)

عید کی رات | عید کی رات بھی عبادت کی رات ہے اس سلسلے میں مرفوع حدیثیں بھی آئی ہیں جو ضعیف ہیں لیکن صحابہ و تابعین کے آثار اس کی فضیلت اور اس میں قیام کے متعلق آئے ہیں (قیام اللیل مروزی ص۱۱۱) امام شافعی وغیرہ سلف بھی اس رات کی فضیلت کے قائل ہیں (شرح مہذب ص۴۲ ج۵)

حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں۔

من قام لیلۃ العید ایمانا و احتسابا لم یمت قلبہ حین تموت القلوب (قیام اللیل صنا۱۱)

جو کوئی عید کی رات ایمان کے طور پر اور ثواب کی طلب کے لئے قیام کرے تو اس کا دل قیامت کی ہولناکیوں میں مطمئن رہے گا۔

بعض سلف اس رات بھی چالیس رکعت ادا فرماتے تھے۔ (قیام اللیل)

غسل عید کے دن غسل مستحب ہے صحابہ و تابعین عید کے دن غسل فرمایا کرتے تھے، مرفوع روایات بھی آئی ہیں لیکن ضعیف ہیں۔

نئے یا دُھلے ہوئے کپڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عید کے لئے بعض مخصوص کپڑے رکھنے ثابت ہیں لہٰذا نئے یا عمدہ دھلے ہوئے کپڑے بدلنا بھی عید کے دن سنت ہے۔

خوشبو خوشبو کے متعلق دوسری روایات کے علاوہ حضرت حسنؓ سے بھی ایک روایت آئی ہے کہ:۔

اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَطَیَّبَ بِاَجْوَدِ مَا نَجِدُ فِی الْعِیْدِ (تلخیص صنا۱۴۴)

ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ عید کے دن عمدہ خوشبو استعمال کریں۔

کچھ کھا کر جائیے اس بارے میں متعدد احادیث آئی ہیں۔ کہ عید الفطر کے دن کچھ نہ کچھ کھا کر نماز کو جانا چاہیئے۔ (کتب احادیث) بہتر یہ ہے کہ میٹھی چیز ہو (سبل السلام) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دن کھجوریں کھانے میں طاق کا خیال رکھتے تھے۔ (بلوغ المرام، مسند احمد) ہم لقموں میں طاق کا خیال رکھ سکتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

پیدل جانا بہتر ہے نماز عید کے لئے پیدل جانا بہتر ہے۔ کہ اس میں زیادہ ثواب ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں متعدد حدیثیں آئی ہیں۔ اکثر صحابہ کا بھی یہی مسلک اور عمل ہے (ترمذی)

عورتیں بھی عید گاہ میں ضرور جائیں اس مسئلہ میں اگرچہ عام فقہاء حنفیہ وغیرہ نے کلاً و جزاً عورتوں کو عید گاہ میں جانے سے روکا ہے لیکن محققین علماء اس کے قائل ہیں بلکہ بعض وجوب تک بھی کہتے ہیں ان کے دلائل یہ ہیں۔

(۱) عن ام عطیۃ قالت اُمِرْنَا اَنْ نُخْرِجَ الْعَوَاتِقَ وَالْحُیَّضَ فِی الْعِیْدَیْنِ لِیَشْھَدْنَ الْخَیْرَ وَدَعْوَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ تَعْتَزِلُ الْحُیَّضُ الْمُصَلّٰی (بلوغ المرام)

ام عطیہ صحابیہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ سب نوجوان عورتوں کو حتی کہ حائضہ تک کو لے کر عید گاہ چلیں تاکہ وہ برکت کے مقام پر حاضر اور دعاؤں